Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۹) مطبوعہ ۲- دسمبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

۲۱ نومبر لندن - رو ٹر کا نامہ نگار کا نیا سے تار دیتا ہے کہ روسی بلاح ان بارکوں میں جمع ہیں جو روسی فوج سے متعلق ہیں اور امید کہ جمعہ کو جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو جاوینگے - اہل کا نیا روسیوں کی حرکتوں سے ناراض ہیں - شریف عورتوں پر گلیوں کے درمیان ناجائز حملے کئے جاتے ہیں وہ بیچاری بھاگ کر گرجوں میں پناہ گزین ہوتی ہیں یہہ سب باتیں انکی بے خواری کے سبب سے وقوع میں آتی ہیں - ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار جو جنرل اوکو کے ساتھ ہے ۲۲ نومبر کو تار دیتا ہے کہ توقع کیجاتی ہے کہ پورٹ آرتھر جلد فتح ہو جائیگا - پولیٹکل وجوہات اس کے جلد فتح ہو جانیکی خواستگار ہیں پورٹ آرتھر کے نزدیک ایک توپخانہ میں بحری گولہ باری سے آگ لگائی گئی جو دوسرے دن تک جلتا رہا - ۲۳ نومبر لندن ترکی سرکار بصرہ میں بہت سے اونٹ خرید رہی ہے - گمان کیا جاتا ہے کہ سردار ابن سعید پر فوج کشی کیجاویگی ؛ ۲۵ نومبر لندن - رو ٹر کا نامہ نگار مکڈن سے آج خبر دیتا ہے کہ دو دن تک گولہ باری موقوف رہی - خیال کیا جاتا ہے کہ اگر جاپانی حملہ نہ کرینگے تو حملہ جنرل کوروپاٹکن کیطرف سے ہوگا - رو ٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ ۲۲ ماہ حال کو چھ سو روسی اس ہراول کی چوکی میں آدھی رات کو گھس آئے جو ہیسو گلونس میں تھی لونگل گاؤں کو جلا دیا - دشمنوں نے ۲۳ کو شاہو کے نزدیک ایک ریلوے پل پر کئی خوفناک حملے کئے مگر پس پا کر دیے گئے - موکدن سے روسی نامہ نگار بیان کرتے ہیں کہ جنرل کروپاٹکن خوراک چارہ اور ہیزم کی طرف سے بڑے شکنجے میں آئے ہوئے ہیں خصوصاً ہیزم کی بڑی ضرورت ہے کیونکہ ابھی سے وہ دریائی کنوں کو جو برف سے آجکل بیچ بستہ ہو گئے ہیں گلا کر پانی بنانا اب مشکل ہے جنپر انکا گذارہ ہے - بعد کی خبر ہے کہ روسی پیادہ پلٹن نے کل صبح بیرونی مقامات پر کئی متواتر حملے کئے مگر پسپا کر دیے گئے - اسی طرح انہوں نے شاہو کی ریلوے پل پر گولہ باری کی مگر ناکامیاب رہے - وہ آگ جو پورٹ آرتھر پر گولہ باری سے برسائی گئی تھی چوبیس گھنٹوں تک جلتی رہی - یقین کیا جاتا ہے کہ کوئلہ کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی تھی ؛ رو ٹر کا نامہ نگار جو پورٹ آرتھر کے سامنے ہے ۲۳ تاریخ کو تار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ قلعے جو پوری طور پر جاپانیوں کے قبضہ میں ہیں سو دو پولنگ قلعے ہیں جنکو انہوں نے اگست میں فتح کیا تھا مگر اور بھی کئی ایک نئے قلعے انکے ہاتھ میں آگئے ہیں - ۲۴ نومبر لندن - آج لارڈ کرزن صاحب ہند کے سفر کے لئے جہاز پر سوار ہو گئے ہیں - ان کے ہمراہ مسٹر براڈرک اور لارڈ دلفیسیڈ دنا اور لارڈ جارج ہملٹن اور دیگر بہت سے دوست انکو وداع کرنے کے لئے جہاز تک آئے تھے - وکٹوریا اسٹیشن پر انہوں نے ان سے الوداعی سلام کیا ؛ ۲۸ نومبر لندن - جنرل کروپاٹکن رپورٹ کرتے ہیں کہ جاپانیوں نے ۲۴ تاریخ کو ایک سخت حملہ کیا مگر بڑے نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے - اسی رات پھر انکو پیچھے ہٹنا پڑا - ۲۵ کو ایک اور حملہ کیا گیا اور دوسری رات انہوں نے پھر حملہ کیا - جنرل کروپاٹکن سے خبر آئی ہے کہ ۲۴ و ۲۵ نومبر کو جو حملے ہوئے تھے وہ ۲۶ و ۲۷ نومبر تک جاری رہے مگر پھر بھی جاپانی ناکامیاب رہے - روسیوں کا بہت کم نقصان ہوا - امرتسر میں طاعون کی کثرت ہے - مردہ چوہے بکثرت نکل رہے ہیں - لائل پور میں نیا ضلع یکم دسمبر کو بنجائیگا - مالیر کوٹلہ میں اول کاٹن مل یعنی روئی کی کل کا افتتاح حضور ولیعہد صاحب بہادر نے کیا - پشاور ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص ریل کے نیچے آگیا اُس کے دونوں پاؤں کٹ گئے - مہم تبت کی آخری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے بڑے کل ۱۶ مقابلے ہوئے - ان سب میں ۲۰۲ سپاہی کام آئے - ان میں ۲۳ برٹش افسر تھے جنمیں سے صرف پانچ قتل ہوئے - بمبئی میں ایک شخص دلال بنکے ایک جوہری کی دوکان سے ۱۲۹۲۰ روپیہ کے جواہرات لیکر رفوچکر ہوا - امریکہ میں یہہ رائے ہر طرف جوش زن ہے کہ جاپانی مزدور یہاں نہ آنے پائیں - - اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کی امداد کے لئے بیڑے روانہ ہوئے ہیں اور جبتک ولاڈیوسٹک میں پہنچ نہیں جاتا اسکو آرام نہیں ہے - مگر جاپانی بھی اسکی مضبوط سد راہ ہو کر اڑے بیٹھے ہیں کہ اس کا کام وہیں تمام کر دیں - خیال کیا جاتا ہے کہ اس کمک کے آنے سے پہلے پہلے جاپانی لوگ پورٹ آرتھر کو فتح کرنیکا مصمم ارادہ اور تیاریاں کر چکے ہیں اور تیاریاں کرتے جا رہے ہیں - اگر روسی بیڑہ صحیح سالم آگیا تو جاپانیوں کو پورٹ آرتھر فتح کرنے میں بڑی بھاری مشکل درپیش ہو جائیگی اور شاید ممکن ہے کہ فتح نہ بھی ہو سکے - ۲۶ نومبر لندن - روسی اسکوارڈرن (جہازوں کا بیڑہ) کو حکم کیا گیا کہ فوراً سویز کو روانہ ہو جب یہہ بیڑہ اس نہر سے گذر رہا تھا تو لوگ توپوں اور تارپیڈو کی نالیوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے - اور جبتک بیڑہ اس نہر میں لنگر ڈالے رہا تب تک اسپر پولیس کا پہرہ قائم رہا - تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تاجر کی عمر بہ نسبت کسان کی عمر کے ۲/۳ ہوتی ہے - سنگترے اور نارنگی کا درخت ایک سو پچاس برس تک پھل دیتا ہے ؛ • • •

ایڈیٹوریل نوٹس

لڑھکتے پتھر پر کائی نہیں جمتی

یہہ ایک انگریزی مثل کا ترجمہ ہے اور ڈاکٹر کلکتہ چتو بدھیہ ایک بنگالی ایجوکیٹد ہندو جنپر یہہ بی صادق آتی ہے جو آجکل محمدی ہوگئے ہیں۔ انہوں نے ایک لکچر دیا ہے جسمیں وہ اپنے خیالات اور مذہب کے انقلابات کا ایک مسلسل خاکہ کھینچتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں پہلے ہندو تھا مگر میرے دلمیں خیال آیا کہ برہم سماج اور ہندوؤں میں جو معاملات کا فرق ہے وہ طے کیا جاوے۔ اس بحث مباحثہ میں یونیٹیرین فرقہ کا انپر اثر ہوگیا اور وہ سکاٹلنڈ کو چلے گئے۔ یہاں پر وہ عام مسیحی عقیدہ کے پیرو ہوئے مگر اس سے بھی پھر گئے اور فارون لوگسلی اور خصوصاً ہربرٹ سپنسر کے خیالات نے انکو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور وہ ایک ہی وقت میں پوزیٹیوسٹ اور اگناسٹک ہوگئے جرمنی کو جاکر شوپنہور کی خاص تعلیم کا شکار ہوئے اور چند عرصہ تک بدھ کے پیرو ہو کر گذران کرتے رہے۔ بدھ مذہب کو چھوڑ کر وہ رومن کیتھولک ہوگئے۔ اسمیں انپر والٹائر اور ایبن کی تصنیفات کا اثر پڑا تھا۔ ہند کو واپس آکر تھیوسوفسٹ بنے۔ اور بڑی سرگرمی سے زردشت کے مذہب اور اسلام کا مطالعہ کیا اور اب آخر کار اسلام کو اپنا ماوا و ملجا بنا لیا ہے۔ انہوں نے اسلام کو اس لئے قبول نہیں کر لیا ہے کہ اسلام کا اخلاقی قانون مکمل اور پورا پورا ہے جس پر انسان کی رسائی ناممکن ہے بلکہ اس لئے کہ وہ ایسا ادنیٰ درجہ کا ہے کہ اس تک رسائی انسان کی بہ آسانی ہو جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکو اسلام کی کثرت ازدواجی زیادہ پسند آگئی ہے بہ نسبت ان حدود اور پابندیوں کے جو مسیحی مذہب کامل اور بے عیب نکاح کی بابت کرتا ہے۔

اب انکی حالت پر غور کرنے سے کئی ایک باتیں ذہن میں آتی ہیں (۱) یہہ کہ خدا کی راہیں دنیاوی علم اور عقل سے کیسی بلند اور انسان کو کیسی ناپید ہیں۔ وہ جو اپنی عقل اور علم پر بھروسہ کرتے ہیں اس پر غور کریں۔ (۲) امید کی جاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف شاید لامذہب ہو جاویں یا آخر کو مسیحی ہو جاویں کیونکہ اب یہہ ہی درجے اور ہیں جدھر وہ رجوع کر سکتے ہیں۔ (۳) خدا کے الہام کی بڑی ضرورت ہے اور انکو خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ اے خداوند مجھے سچا رستہ دکھلا۔ جو کوئی مسیح پاس آوے وہ اسکو ہرگز نکال نہ دیگا اور اسی کے ذریعہ وہ خدا کو حاصل کر سکتا ہے کیونکہ خداوند کا قول ہے کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ پاس نہیں آسکتا"۔

منہ سے بس نہ کرتے یہہ خدا کے بندے
گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا

مرزا قادیانی کے خیالات اور دعوے بھی کیسے پلٹے کھاتے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے دعوےٰ کیا تھا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ یہہ دعوےٰ اس لئے کیا تھا کہ شاید مسیحی لوگ انکی طرف رجوع کرینگے مگر جب انکو اپنی طرف راغب نہ دیکھا تو قرآن کے مثیل مسیح اور مہدی ہو بیٹھے اور اگرچہ مسلمانوں میں سے بہت سے ناواقف لوگ انکے پیچھے ہو لئے مگر تو بھی انکو اس سے سیری نہ ہوئی۔ آخر کار انکو ایک اور انوکھی بات سوجھی کہ اب کرشن اوتار ہونیکا دعوےٰ کر دیا ہے بھلا انکی زبان اور قلم کا کیا اعتبار ہے کل کو شاید رام چندر اور نانک صاحب بھی یا کوئی اور مشہور گرو یا نبی ہونیکا دعوےٰ کر بیٹھینگے بھلا یہہ مانگے پیرو کب ہونگے۔ شاید ہندو بھی ہو جاویں۔ کیونکہ ہندو اکثر زود اعتقاد ہیں اور جب وہ آجکل دیگر محمدی پیروں اور ولیوں کی عبادت کرتے اور انکی زیارت کو جایا کرتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ تو گمان غالب ہے کہ وہ انکو بھی انہیں سے ایک ماننے لگ جاویں۔ مگر پھر بھی مرزا صاحب یہہ یاد رکھیں کہ اہل ہنود وہ شراکت اور نسبت تو ہرگز نہ رکھینگے جیسی کہ شاید انکو مطلوب ہو۔ باوجود اس قدر پیر پرستی کے بھی ہندو ہندو ہی ہیں اور کبھی انہوں نے محمدیوں سے قریبی اختلاط نہیں رکھا اسی طرح شاید ان کے ساتھ بھی وہ برتیں۔ مگر یہہ تو امید واثق ہے کہ مرزا صاحب کو اس دعوے کے لئے کتاب کی تیاری سے آمدنی تو ضرور ہو جاویگی اور نام بھی ہو جاویگا ان تمام کارروائیوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب بڑے مہوس ہیں اور ہمیشہ ان کے اندر نام اور دولت پیدا کرنیکی آتش آرزو بھڑکتی رہتی ہے اور پورے پورے طور پر مذکورہ بالا شعر کے مصداق ہیں۔



نیٹو

شاید بعض ناظرین کو معلوم ہوگا کہ بمبئی کے ایک مسیحی انگریزی اخبار میں انگریزی لفظ نیٹو (native) پر ایک بڑی لمبی چوڑی بحث ہوئی تھی چند ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائیوں نے یہہ اعتراض کیا تھا کہ چونکہ لفظ نیٹو آجکل حقارت کے معنی میں مستعمل ہو رہا ہے اس لئے ہمکو اس لفظ سے مخاطب نہ کیا جاوے۔ اسپر مخالف فریق نے بڑی پرجوش تحریر سے یہہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ اسمیں کچھ ہرج نہیں ہے بلکہ یہہ لفظ نہایت موزوں ہے ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائی خاموش ہوگئے اسیطرح کا واقعہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے پر ہو رہا تھا کہ لوگوں نے شکایت کی بیدار مغز اور خیر اندیش مسٹر پوپ صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ حکم دیدیں کہ آئندہ لفظ نیٹو کی جگہ "انڈین" استعمال کیا جاوے بشرطیکہ ہندوستانی صاحبان یقین دلادیں کہ یہہ تبادلہ انکے پسند خاطر ہوگا۔

ہماری دانست میں یہہ تبادلہ نہایت موزوں ہے۔ مگر کہیں ایسا نہو کہ اسکو بھی وہ خراب معنی میں اور حقارت کی نظر سے استعمال کرنے لگ پڑیں۔ کیونکہ حقیقت میں الفاظ تو برے نہیں ہیں مگر انکا استعمال برا ہوتا ہے۔ چنانچہ لفظ "عقلمند" نہایت عمدہ لفظ ہے مگر برے معنی میں یہہ "بیوقوف" کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ بہرحال یہہ تو استعمال کرنیوالے شخص کی نیت اور مرضی پر منحصر ہے۔ ہم بھی اپنے ہندوستانی مسیحی بھائیوں سے یہہ عرض کرتے ہیں کہ اس لفظ کو کلیسیا میں اپنی نسبت استعمال نہ کئے جانیکی کوشش کریں۔ جہانتک ہمارا خیال ہے اکثر مسیحیوں میں اس بات کا چرچا ہوا کرتا ہے مگر اس کے تدارک سے ہمیشہ





مضامین

مقبول شدہ دعائیں

اگر گناہ کا یہہ اقرار ایمانداروں کے درمیان عمیق ہے تو غیر اقوام کے درمیان بھی ویسا ہی عمیق ہوگا۔ اور میں نہیں جانتا کہ اس سے کبھی ناکامیابی ہوئی ہو۔ اور میں فرا افسردہ ہوں کہ خدا اپنے عمل کو اپنے فرزندوں کے دلوں میں ازسر نو تازہ کرے۔ تاکہ ہم گناہ کی معصیت کو اُس کے درجہ انتہا تک دیکھیں بہت سے والدین ہیں جو اپنے بچوں کی دلی تبدیلی کی بابت متفکر ہیں اس امر کی بابت میرے پاس ایک ہفتہ کے درمیان والدین کی طرف سے پچاس خبریں آئی ہیں جنہیں وہ اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ ہمارے بچے گناہ سے کیوں نہیں بچ گئے اور ساتھ ہی وہ یہہ عرض کرتے ہیں کہ تم ہمارے بچوں کیواسطے دعا کرو۔ میں دلیری سے یہہ کہتا ہوں کہ قصور تو ہمارا ہی ہے۔ اور یہہ قاعدے کی بات ہے۔ ہماری زندگی میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ہوگی جو انکی سد راہ ہے۔ کوئی نہ کوئی ایسا مخفی گناہ ہوگا جو انکو برکتوں سے محروم رکھتا ہے۔ داؤد وایک حفظ ناک گناہ میں بستا تھا جسمیں کہ وہ ناتن نبی کے آنے سے پیشتر کئی مہینوں تک پھنسا رہا۔ آؤ ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ اپنی قدرت سے یہہ ظاہر کرے۔ اگر گناہ کا باعث ہماری دہنی آنکھہ ہو تو اسکو نکالدیں اور اگر دہنا ہاتھہ ہے تو اُس کو کاٹ ڈالیں۔ تاکہ ہم خدا اور انسان کے سامنے طاقت حاصل کریں؛

کیا وجہ ہے کہ ہمارے بچے طرح طرح کی آزمائشوں میں گر جاتے ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا کہ آجکل مسیحیت میں کم طاقت رہگئی ہے۔ بہت سے دیندار والدین دیکھتے ہیں کہ ہمارے بچے آوارہ ہوتے جاتے ہیں۔ کیا یہہ کسی مخفی گناہ کے سبب سے ہے جو دل کے گرد احاطہ کئے ہوئے ہیں؟ کلام الہٰی میں ایک مقام ہے جو اکثر لوگوں کی زبان پر دکھلائی دیتا ہے مگر پھر بھی وہ میں سے تنا نوے اس سے ہٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یسعیاہ کے ۵۹ باب میں ہم پڑھتے ہیں۔ "دیکھو خداوند کا ہاتھہ چھوٹا نہیں کہ بچا نہ سکے اور اُس کا کان بھاری نہیں کہ سُن نہ سکے"۔ وہ یہاں ہی تک پڑھکر ٹھہر جاتے ہیں۔ البتہ خدا کا ہاتھہ چھوٹا تو نہیں اور نہ اُس کے کان بھاری ہیں مگر ہمکو اگلی آیت بھی پڑھنی اور اُس پر غور کرنا چاہئے کہ "بلکہ تمہاری بدکاریاں تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کرتی ہیں اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے روپوش کیا ہے ایسا کہ وہ نہیں سنتا کیونکہ تمہارے ہاتھہ لہو سے اور تمہاری انگلیاں بدکاری سے آلودہ ہیں۔ تمہارے لب جھوٹھہ بولتے اور تمہاری زبان شرارت کی باتیں بکتی ہے"۔ میتھو ہنری صاحب کہتے ہیں کہ "اس کی وجہ وہ خود ہی تھے یعنی وہ اپنی ہی روشنی میں قائم تھے اور انہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے تھے۔ خدا انکی طرف رحمت کے طریقہ میں آرہا تھا۔ مگر انہوں نے اُسکو روک دیا۔ تمہاری بدکاریوں نے اچھی چیزوں کو تم سے محروم رکھا"۔

اپنے دلمیں غور کرو اور سوچو کہ اگر ہم اپنے دلوں میں بدکاری کی قدر کرتے اور محض افراری کی زندگی بسر کرتے ہیں تو کچھہ امید مت کرو کہ تمہاری دعا سُنی جائیگی۔ ہمارے لئے کوئی علیحدہ وعدہ تو ہے ہی نہیں۔ میں بعض اوقات ان باتوں کو تکر کانپ جاتا ہوں کہ جب لوگوں کی زندگی میں ایسی باتیں ہوتی ہیں جنکو وہ ترک کرنا نہیں چاہتے اور پھر یہہ کہتے ہیں کہ لازم ہے کہ خدا اپنے وعدوں کو جو اُس نے ہم سے کئے ہیں وفا کرے ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم اپنے دلوں کی تفتیش و تحقیق کریں اور اپنی دعاؤں کے جواب نہ آنیکا سبب دریافت کریں۔

یسعیاہ نبی کی کتاب میں یہہ ایک بڑا ہی عجیب مقام ہے کہ "اے صدوم کے حاکمو خداوند کا کلام سنو۔ اور اے عمورہ کے لوگو ہمارے خدا کی شریعت پر کان دھرو۔ خداوند کہتا ہے تمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مجھے کیا کام؟ میں مینڈھوں کی سوختنی قربانیوں سے اور فربہ بچھڑوں کی چربی سے سیر ہوں اور بیلوں بھیڑوں اور بکروں کا لہو نہیں چاہتا ہوں جب تم میرے حضور آکے اپنے تئیں دکھلاتے ہو تو کون تم سے یہہ چاہتا ہے کہ میرے بارگاہوں کو روندو؟ اب آگے کو جھوٹھے ہدیے مت لاؤ لبان سے مجھے نفرت ہے۔ نئے چاند اور سبت اور عیدی جماعت سے بھی کہ میں عید اور بدینی دونوں کی برداشت نہیں کرسکتا ہوں۔ میرا جی تمہارے نئے چاندوں اور تمہاری عیدوں سے بیزار ہے"۔

"عیدی جماعت"۔ ذرا اس فقرہ پر غور کرو۔ اگر خدا کی خدمت ہمارے دلوں سے نہو تو وہ ظاہری باتوں کو بھی پسند نہ کریگا۔ یہہ اس کے لئے مکروہ ہیں؛

"میرا جی تمہارے نئے چاندوں اور تمہاری عیدوں سے بیزار ہے۔ وہ مجھہ پر ایک بوجھہ ہیں۔ میں انکے اُٹھانے سے تھک گیا۔ جب تم اپنے ہاتھہ پھیلاؤ گے تو میں تم سے چشم پوشی کرونگا۔ ہاں جب تم دعا پر دعا مانگو گے تو میں نہ سنونگا تمہارے ہاتھہ لہو سے بھرے ہیں۔ اپنے تئیں دھو کے آپ کو پاک کرو اپنے بُرے کاموں کو میری آنکھوں کے سامنے سے دور کرو۔ بدفعلی سے باز آؤ۔ نیکوکاری سیکھو۔ انصاف کے پیرو ہو مظلوموں کی مدد کرو۔ یتیموں کی فریادرسی کرو بیوہ عورتوں کے حامی ہو۔ اب آؤ۔ کہ ہم باہم حجت کریں خداوند کہتا ہے۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوویں پر برف کی مانند سفید ہو جاوینگے۔ اور ہرچند وہ ارغوانی ہوں تو اُون کی طرح اُجلے ہونگے"؛

پھر ہم امثال کی کتاب میں پڑھتے ہیں۔ "وہ جو شریعت کے سننے سے اپنے کان کو پھیرتا ہے تو اُس کی دعا بھی مکروہ ہو جائیگی"۔ اس پر غور کرو! ہم میں سے بعض اس بات سے کانپ تو جاوینگے کہ ہماری دعائیں خدا کی نظر میں مکروہ ہیں تسپر بھی اگر کوئی شخص ایسے گناہ میں بستا ہو جس سے وہ واقف ہے تو ایسوں کے لئے خدا کا یہی کلام ہے۔ اگر ہم گناہ سے پھر کر خدا کی شریعت کے فرمانبردار ہونا نہیں چاہتے تو ہمارا کچھہ حق نہیں ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کا جواب دے۔ جس گناہ کا اقرار نہیں اُسکی معافی بھی نہیں ہے۔ اور وہ گناہ جسکی معافی نہیں ہوئی وہی گناہ آلودہ زمین پر سب سے بڑھکر گناہ ہے بائیبل میں کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جسمیں یہہ ذکر پایا جاتا ہو کہ انسان اپنے گناہوں کے معاملہ میں امانتدار رہا۔ مگر خدا اُس کے ساتھہ ایسا ہی امانتدار بنا رہا اور اُسنے اُسکو برکت دی جلیم اور

شکستہ دل کی دعا خدا کی خوشنودی ہے کوئی ایسی آواز نہیں ہے جو اس ملعون دنیا میں سے خدا کے پاس جاتی اور اُسے ایسی شیرین لگتی ہو جیسی اس آدمی کی دعا کی آواز ہے جو راستبازی سے چلتا ہے ؛

سوچنے کا علم

"پس جب تمہارے دل میں فوجی سپاہیوں کا خیال آیا جبکہ تمنے جنگ کی صعوبت کا خیال کیا تو چاہئے تھا کہ تم صلح کی برکت کا بھی خیال کرتے اور روح القدس کے اس وعدہ کا خیال کرتے کہ "وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوئے بنا ڈالینگے۔ اور قوم قوم پر تلوار نہ چلائیگی اور وہ پھر کبھی جنگ نہ سیکھینگے" یسعیاہ ۲: ۴۔

"آپ تو ہر ایک بات کی بابت سوچ لیتے ہیں"

"اور جب گاڑیوں اور چھکڑوں وغیرہ کا خیال تمہارے ذہن میں آیا تو چاہئے تھا کہ اس مفید جانور یعنی گھوڑے کی خدمت کا بھی خیال کرتے۔ اور کلوں کے بڑے فواید پر بھی ایک لحظہ کے لئے غور کرتے جو اُن بوجھوں کو جنکو ہم اپنی پیٹھ پر لادکر لیجاتے ہیں اور خود ہمکو بھی جہاں ہم چاہتے ہیں لیجاتی ہیں۔ عام اشیا علم اور خوشی کے منبع ہیں۔ کرسی ہماری بڑی مفید معلم ہو سکتی ہے۔ جیکٹ پر بڑی غور و فکر کر سکتے ہیں۔ چھاتہ سے قیمت کا مشاہدہ ہو سکتا ہے۔ ہتھوڑی سے بڑے بڑے فائدے تصور میں آسکتے ہیں۔ اِس قسم کے سوچنے سے لڑکے دیگر اشیا کی ترکیب پر بھی سوچنا سیکھ سکتے ہیں۔ چوہیادانی سے لیکر سٹیم انجن تک۔ رسی بٹنے سے لیکر جہازوں کے بنانے کے کام تک وہ بخوبی غور کر سکتا ہے۔ اور ان تمام باتوں سے وہ معلوم کریگا تمام اشیا اِس ایک اصول پر بنائی گئی ہیں کہ آدمی نہایت آسانی اور سستے طور پر اور سب سے عمدہ طریقے سے فایدہ اٹھا سکیں" ؛

"اگر کوئی لڑکا سوچنے کا عادی نہو تو وہ یہہ بھی سمجھ نہیں سکتا کہ ہماری ضروریات ہمکو کس قدر علم سکھلاتی ہیں اور ہماری تکالیف رفع کرتی ہیں اور ہماری خوشی کو بڑھاتی ہیں۔ لیکن اگر وہ غور کرے تو اس امر کو وہ بہ آسانی سمجھ لیگا۔ زراعت کے علم سے ہمکو خوراک حاصل ہوتی ہے اور دستکاری سے ہمکو کپڑے نصیب ہوتے ہیں۔ علم طبعیات اور جراحت کے ہم نہایت ہی ممنون ہیں سٹیم انجن کی بڑی بھاری طاقت ہمیں بڑے بڑے فواید پہنچاتی ہے۔ اور ہم اُس تاثیر کو محدود نہیں کر سکتے جو چھاپہ خانہ میں تمام دنیا کے درمیان کام کر رہی ہے۔ حفاظت کے لمپ سے جو کانوں کے درمیان مستعمل ہے کان میں کام کرنے والوں کی جان بچتی ہے۔ اور گاس لائٹ جو ہمارے گلی کوچوں اور مکانوں کو خوبصورت بناتی ہے ہماری تعجب کا مرجع ہے۔ جب ہم خوردبین پر غور کرتے ہیں جس نے بیشمار ذرہ مخلوقات کا بھید کھولدیا ہے جنکی بابت ہمیں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ اور دوربین پر جس سے دور کی اور بیشمار دنیا ہمارے مشاہدے کے اندر آگئی ہیں۔ اور ٹیلیگراف پر جس سے بہ آسانی طرفۃ العین میں دور دور تک خبریں پہنچ جاتی ہیں غور اور فکر کرتے ہیں۔ اور جب ہم جہاز کی بابت سوچتے ہیں جو مغرب و مشرق کے اور شمال اور جنوب کے باشندوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملاتا ہے۔ اور قطب نما پر ملاحظہ کرتے ہیں جس سے ناپیدا کنار سمندر کے درمیان جہاز کی رہنمائی ہوتی ہے۔ اور جب ہم لائٹ ہوس پر اپنے خیال دوڑاتے ہیں کہ جب سمندر کی بڑی بڑی طلاطم جوش مارتی ہیں جس کے ذریعہ سے جہاز طوفان اور طلاطم کے درمیان نقصان سے محفوظ رہتا ہے جب ہم اُن کشتیوں کو دیکھتے ہیں جو انسان کی جان بچانے کے لئے لہروں کے درمیان ڈگمگاتی پھرتی ہیں اور جوش زن سمندر کے اندر اندر تیرتی پھرتی ہیں۔ جب ہم ان باتوں کو ملاحظہ کریں اور یہہ دیکھیں کہ سوچنے اور سائنس سے خدا کی خدمت نہیں ہو سکتی تو ہمیں سے قصداً اغماض کرنا چاہئے کیونکہ اُسی نے انسان کو خاک سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور اُس کو ہر ایک قوتوں سے آراستہ کیا" ؛

"چارلس! میں نے تمہیں کہا تھا کہ آج رات مجھے بہت فرصت نہیں ہے لیکن اگر تم اچھا سمجھو تو پھر دوسرے کسی وقت ملینگے اور اُسکی ترسیم کرینگے اِس بات کی تشریح کرکے کہ لوہے کا حلقہ کیوں چکر کھاتا ہے۔ لٹو کیوں گھومتا ہے۔ اور پتنگ ہوا میں کیوں اُڑتی ہے" ؛

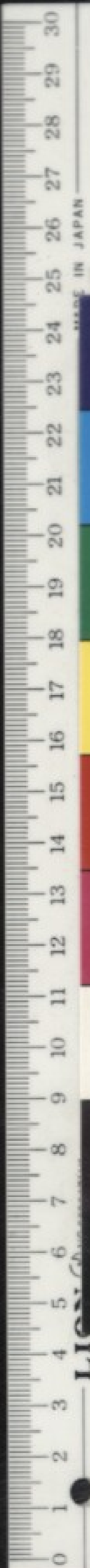
"بہت خوب! بہت خوب! ان سب باتوں کی بابت میں تو معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اب بس کریں ہم پھر کسی وقت یہاں حاضر ہونگے اچھا سلام۔ اب میں تمکو زیادہ روکنا نہیں چاہتا کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تم جلدی کر رہے ہو" ؛

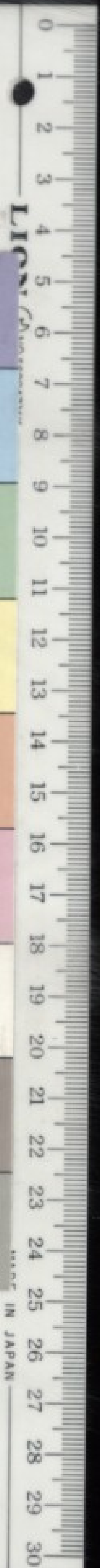
"سلام چارلس۔ میں پھر تمہارے لئے تیار ہو جاؤنگا" ؛

مغربی تہذیب

ہمارے ہندوستانی بھائی اکثر انگریزی مغربی تہذیب کی شکایت کرتے اور اُس پر الزام لگاتے ہیں اور اُسکو برا سمجھتے۔ اور خود اُس کو ترک کرنیکی کوشش کرتے اور اوروں کو بھی ترغیب دیتے ہیں۔ مگر اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نہیں نہیں وہ ناواقف نہیں ہیں بلکہ اس سے متاثر ہو رہے ہیں مگر پھر بھی اس کے برخلاف ہی اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں۔ اگر ہم گذشتہ زمانہ کا جبکہ یہہ مغربی تہذیب ہند میں نہ تھی اس موجودہ زمانہ سے مقابلہ کریں جبمیں ہند کے درمیان اس کا دریا جوش زن ہے تو ہمکو ماننا پڑتا ہے کہ تمام تبدلات اور اصلاحات اور آسائش اور آزادگی مغربی تہذیب ہی کی بدولت ہمکو نصیب ہیں جن جن ممالک میں مغربی تہذیب کے قدوم میمنت لزوم نہیں گئے اُن کا اُن ممالک سے مقابلہ کرو جہاں اُس نے اپنا گھر بنالیا ہے۔ وہ ملک اور قوم جو اس سے متاثر ہوتی ہے بہت جلد ہر بات میں ترقی کر جاتی ہے ہم جاپان کیطرف غور کریں جس نے قلیل عرصہ میں یہانتک عروج پکڑا ہے کہ آج شہرۂ آفاق ہے۔ ہر ملک کے لوگ اس کی طرف بنظر حیرت اور عبرت دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے اور اُسکو سراہتے ہیں۔ موجودہ جنگ میں ثابت کر دیا ہے کہ "مغربی تہذیب کے اثرات سے دوچار ہونے سے آج اُسکو یہہ عروج حاصل ہوا ہے" (ہندوستانی) ؛

۱۸ نومبر کے آریہ گزٹ نے شب واصف حق کی ایک تقریر





ہندوستانی سے اقتباس کی ہے جسمیں بشپ صاحب نے ہند اور جاپان کا کسی قدر مقابلہ کیا ہو۔ اپنے ناظرین کی خاطر ہم اُس کو یہاں بجنسہٖ نقل کرتے ہیں اور سفارش کرتے ہیں کہ ہمارے ہندوستانی بھائی بھی جاپان کا نمونہ دیکھکر اسکی تقلید میں اِس مغربی تہذیب کو اختیار کریں اور ترقی کی اُس منزل پر پہنچ جاویں جہاں جاپان تھوڑے ہی عرصہ میں اس قدر پہنچ گیا ہے اور امید واثق ہے کہ جوں جوں وہ اسپر کاربند ہوتا جائیگا توں توں وہ ترقی کرتا جائیگا۔ ہوا؎

ہندوستان مضبوط زنجیر میں جکڑا ہوا اپنے قیدخانہ کے سرے پر سکوت سے بیٹھا ہوا سوچ رہا ہے کہ اُس کو کیا کرنا چاہئے ابھی تک عملی طور پر اُس نے تصفیہ نہیں کیا کہ اُس کے لئے مغربی یا مشرقی تہذیب میں سے کس کی ضرورت ہے ظاہرا طور پر معمولی تعلیم میں ہندوستان نے کم ترقی نہیں کی مگر جاپان سے اُس کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اور اُسمیں غیر معمولی فرق کے سبب بھی ہیں۔ اول جاپان ایک قوم ہو ہندوستانی بے شمار قوموں میں منقسم ہیں۔ ہندوستان براعظم کی حیثیت رکھتا ہے جاپان ایک جزیرہ ہو جس کے خیالات کو جلد پلٹا دینا اِس قدر مشکل نہیں ہے۔ جاپان نے مغربی تہذیب کو اپنے میں جذب کرکے قومی مقبوضہ بنالیا۔ گو اُن کی تہذیب مغربی ہے مگر اُس کی اشاعت کا آلہ جاپانی زبان ہے۔ بدقسمتی سے ہندوستان کی ایسی حالت ہوگئی ہو کہ مجبوراً اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ انگریزی ہی کو بنانا پڑا۔ ہندوستانی طالبعلم غیر زبان میں سوچنے و غور کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ اعلےٰ درجہ کے طلبا اِس دقت پر غالب آئے مگر ادنےٰ درجہ والے ناکامیاب ہوئے اور اِس لئے انگریزی تعلیم کا مقصد ایک تنگ حد تک محدود رہ گیا اور جس طرح کسی غیر ملک کے پودے کو دوسری جگہ لے جاکر نصب کر دینے سے اُس میں وہ اصلیت کی قوت باقی نہیں رہتی وہی حال یہاں کی تعلیم کا ہوا جاپانیوں نے خود مغربی تہذیب سیکھی یہاں اُس کا اثر نہیں ہے جاپانیوں نے صرف اُس کے روشن پہلو کو اختیار کیا اور غلامی کی تقلید سے محترز رہ کر بے خوفی سے اُس کو اختیار کر لیا۔ ہندوستانی صرف ملازمت کے خیال سے پڑھتے لکھتے ہیں اور خوف کرتے رہے ہیں کہ کہیں انگریزیت کا اثر اُن کے دلوں پر پورا پورا تصرف نہ کرلے۔ شروع شروع میں سرکار نے انگریزی تعلیم اِسی غرض سے دی تھی کہ زیادہ قابل اہلکار ملسکیں ہندوستانیوں میں سچا شوق علم سیکھنے کا نہیں ہے اور یہہ وجہ ہندوستانیوں کی پوری ترقی نہ کرنے کی ہے؛

اگرچہ اسکی تہذیب کے کارہائے نمایاں اکثر اخبارات میں مذکور ہوتے رہتے ہیں اور ہمنے بھی اپنے ناظرین کو اُنسے مسرور کیا ہے تو بھی مثال کے طور پر یہاں ایک خاص واقعہ کی طرف انکو توجہ دلاتے ہیں اور وہ یہہ ہو کہ۔

جاپان سے مقتول روسی سپاہیوں کے مال بذریعہ پارسل روس میں پہنچ رہے ہیں جن میں مرصع انگشتریاں سگرکیس بٹوے۔ گھڑیاں۔ طلائی صلیبیں۔ نقد سکّے وغیرہ نکلتے ہیں یہہ جاپانیوں کو اُن روسی مقتولوں کی جیبوں سے ملے ہیں جو بعد جنگ جاپان والوں نے دفنائے ہیں۔ جاپان والے اِس مال غنیمت کو اخلاقاً اپنا حق نہیں سمجھتے۔ جاپانیوں کی یہہ بلند خیالی اِس بات کا ثبوت ہو کہ اُن کا اخلاق پورے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ جو اُن کی سپرٹ میں خفیف سے خفیف لغزش بھی نہیں آنے دیتا پھر آپ ہی کہئے جس کی یہہ سپرٹ ہو جن میں اتنی شرافت ہو جن کا اخلاق ایسا اعلیٰ ہو۔ اُس کی ادنےٰ ادنےٰ سی بات کیوں ایک عالم کو حیران نہ کرے؟ اور وہ کیوں ترقی کی چوٹی پر نہ پہنچے؟ اِس بلند خیالی کو ذرا ہمارے اہل وطن بھی چشم غور سے دیکھیں۔ جو پرایا مال اپنا کا دن رات وظیفہ کرتے ہیں؛

الغرض یہہ سب کچھ مغربی تہذیب کی بدولت ہی؛

مغربی تہذیب کو بخوبی سمجھنے اور اس کے مخرج کو دریافت کرنے اور مہذب ممالک کی اصل اور موجودہ حالت کو معلوم اور باہم مقابلہ کرنے سے پیشتر زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہو کہ ہم اس امر پر غور کریں کہ تہذیب کہتے کسے ہیں؟ کیونکہ جب تک ہم اس لفظ کے معنی اور مفہوم سے کما حقہٗ واقف نہوں تب تک اسکو کسی قوم یا شخص کی مہذب یا غیر مہذب حالت کے امتحان کرنے کے لئے معیار بنا نہیں سکتے؛

واضح ہو کہ یہہ لفظ عربی اصل سے ہے اور ہذب سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں پاک کرنا۔ حسب حال بنانا۔ آراستہ اور مرصع کرنا۔ انگریزی لفظ سیویلائزیشن Civilization لاطینی لفظ Civis سیوِس سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں شہر میں بسنے والا۔ اور چونکہ یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شہر کے رہنے والے لوگ دیہات کے رہنے والے لوگوں سے زیادہ تر پاک اور خاص او عمدہ خصایل اور لیاقتوں اور طاقتوں سے مزین ہوتے ہیں۔ پس تہذیب کے معنی ہیں علمی اور مجلسی اور اخلاقی اور تمدنی اور مذہبی اور سائنس اور آرٹس یعنی علوم و فنوں میں ترقی کرنا۔ اور مہذب وہ قوم یا شخص ہے جس نے اِن نامبردہ شاخوں میں کم و بیش ایسی ترقی کی ہو جو اِس مد میں آسکے۔ اِس معنی میں آج ہم مغربی اقوام کو اور جاپان کو جس نے انکی تقلید کی ہے مہذب کہتے ہیں اور انکی تعریف کرتے ہیں؛

جاپانکی خانگی زندگی

بالوں میں ایک قسم کا کالا روغن لگاتی ہیں اور بال ایسی خوبصورتی اور مضبوطی سے بناتی ہیں کہ کتنے دنوں تک بال ان کے بگڑنے نہیں پاتے چاہئے وہ تیز ہوا اور سفر میں بھی ہوں۔ عورتیں تکیہ استعمال کرتی ہیں اور یہہ ایک بڑا سبب ہو کہ بال بگڑنے نہیں پاتا۔ حال کی عورتیں اب کالا روغن استعمال نہیں کرتیں۔ اور اپنے اصلی بالوں یا مصنوعی بالوں کا سادا جوڑا بنالیتی ہیں سفر کے وقت اپنے سر پر نیلا رومال بال کی حفاظت کے لئے باندھتی ہیں پھر جاڑے میں اُونی یا ریشمی رومال سر اور چہرے پر بڑی خوبصورتی سے لپیٹ لیتی ہیں آدمی اپنے دیسی پہناوے کے اوپر مغربی وضع کی ٹوپی پہنتے ہیں۔ گرمی میں مرد اور عورت سوت اور کتان کا بنا ہوا کپڑا جس میں ریشم کی ملاوٹ ہو پہنتے ہیں اور جاڑے میں اُونی کپڑے؛

سلیقہ جاپانی لوگ اپنی سوسائیٹیوں میں مغربی طریقہ بہت ہی کم برتتے ہیں۔ تربیت یافتہ جاپانی ایک دوسرے سے ہاتھ ملا لیتے ہیں لیکن عام رواج تسلیمات بجا لانے کا سر جھکانا ہے اگر سڑک پر ملاقات ہوئی۔ لیکن اور موقعوں پر سلام کے وقت اس قدر جھکتے ہیں کہ ماتھا فرش سے جا لگتا ہے اکثر کھانا پہلے باپ اور بیٹے کھا لیتے ہیں اور ماں اور بیٹیاں اُنکی خاطر کے لئے حاضر رہتی ہیں۔ کوشش تو ہوئی کہ مغربی دستورات ان میں رائج ہو جائیں لیکن سوا حکام کی مجلسوں میں سے اس میں ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی لیکن ایک پرانے دستور میں بڑی ترقی ہوئی ہے کہ اب لڑکے اور لڑکیاں ۸ برس کی عمر کے بعد ایک ہی چٹائی پر بیٹھ سکتے ہیں ایسا آگے نہیں کر سکتے تھے۔

اخلاقی سلیقے اور تکلفات بچوں کو بہت جلد سکھلائے جاتے ہیں لہذا یہ بچے زیادہ آسانی سے تابع ہو جاتے ہیں بہ نسبت مغربی بچوں کے۔ شائستہ قوموں کے بچوں کی طرح ان کو بھی سکھلایا جاتا ہے کہ والدین اور بزرگوں کی عزت کریں۔ لیکن یہ خیال کہ ماں باپ کی تعظیم خاص جاپانیوں کا ایک بڑا وصف ہے نہ تو اُن کے روایتوں اور نہ رواج حال کے مطابق ہے بلکہ باپ دادے سے بڑھ کے اس زمانہ کے لڑکوں کی جو مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں زیادہ قدر و توقیر ہوتی ہے۔ لیکن لڑکوں اور لڑکیوں کا یہ فرض ہے کہ سویرے اُٹھ کے اپنے والدین کے اور بعد کو اپنے باپ دادوں کی سنگِ مزار اور خانگی بتوں کے آگے ڈنڈوت کریں۔

شادی جاپانیوں کی شادی مذہب سے علاقہ نہیں رکھتی بلکہ کسی مجوزہ دفتر میں اس کی رجسٹری ہونے سے قرار پاتی ہے۔ یعنے اس کا اتحاد قانوناً تعظیمی ہو جاتا ہے والدین یا جو اُن کے سرپرست ہیں انتظام کرتے ہیں اور وہ انتظام بیٹی اور بیٹے کو منظور کرنا پڑتا ہے۔ منگنی کے بعد کپڑا مچھلی وغیرہ ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔ شادی کا وعدہ شکنی بہت معقول سمجھی جاتی ہے شادی کے رسوم حسب حیثیت فریقین کم و بیش پُر تکلف ہوتے ہیں۔ لیکن ہر جگہ دولھا اور دولہن ملکر نو پیالے شراب کے پیتے اور باہم لباس بدلتے ہیں۔ دولہن پہلے سفید جوڑا پہن کر نکلتی ہے۔ گویا وہ اپنے گھرانے کی طرف سے مر گئی اور جب وہ اپنے گھر کو چھوڑتی ہے تو گھر خوب صاف کیا جاتا ہے جیسا مردہ کے نکالنے پر۔ اپنے نئے گھر میں پہنچ کر دولہے کی طرف سے جو جوڑا ملتا ہے اُسے پہن لیتی ہے۔ شادی کی رسم ایک پیالہ شراب پینے سے ختم ہوتی ہے جو کہ پہلے دولہے کو دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ مالک ہے۔ چونکہ اب طلاق دینا آسان ہے اس لئے دولہن کو باپ سے ایک نفیس سی کٹاری ملنے اور اُسے سفید لباس پہنانے کی رسم اب بہت کچھ بے معنی ہو گئی ہے۔

تجہیز و تکفین جاپان میں صاحب حیثیت کی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ اُس کی تجہیز و تکفین ہے۔ اس کام میں بہت روپیہ خراب ہوتا ہے۔ اور مرحوم کے خویش و اقربا رسوم متعلقہ کو دھوم دھام سے ادا کرتے ہیں۔ روپیہ۔ کھانا اور مٹھائی ایسے وقت میں بانٹنا ضروری امر ہے۔ بیچارے قلی کو چاہئے کٹھرے میں رکھ کے اور تھوڑی سی رسم ادا کر کے دفن کر دو۔ لیکن خواہ کوئی آدمی دفن کیا جاوے وہ سنجیدگی جو دفنانے کے وقت انگلستان اور امریکہ میں لازم سمجھی جاتی ہے جاپان میں دیکھنے میں نہیں آتی شنتومت کے لوگ اپنے مردے کو لمبی اور تنگ کفن کی صندوق میں سقفدار تابوت پر رکھکر لیجاتے ہیں۔ بدھ مذہب کے لوگ اپنے مردے کو چوگوشہ صندوق میں بیٹھا کے دفناتے ہیں شنتو دھرم کے پروہت سفید لباس میں۔ اور بدھ دھرم کے پروہت رونق دار لباس میں جھنڈے۔ مصنوعی پھول کے بڑے بڑے گلدستے۔ جوڑے دار نوحہ گر ٹوپی سے منہ چھپا کے خوفناک مرثیہ گاتے ہوئے۔ اور نزدیکی رشتہ دار سفید ماتمی لباس پہنے ہوئے پیدل۔ نوکر کھانے سمیٹی ہوئی سینی۔ فانوس اور چھاتا جو سب قبر پر جلا دیا جاتا ہے — جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس جلوس کی غرض مردے کو عزت پہنچانے کا ہے بڑے کو جلا دیتے یا دفن کر دیتے ہیں۔

عیسائی جاپانی عبادتگاہ میں شادی اور تکفین کی رسم ادا کرتے ہیں۔ عیسوی خیالات اور مسیحی زندگی سے جاپانیوں کی رسوم میں بہت بڑا فرق پیدا ہو رہا ہے۔

مُراسلات

خدا کا حکم
تو حرام کاری نہ کر

(سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت سے آگے)

دوم بُری صحبتوں سے پرہیز رکھنا خوب ہے چنانچہ تحریر ہے زبور میں لکھا ہے کہ تو پاک کے ساتھ پاک ہوگا اور بدکار کے ساتھ بدکار۔ بیشک جو تم بھلوں کی صحبت میں بیٹھوگے بھلے ہوگے اور اگر بدوں کی صحبت میں بیٹھوگے بدکار بنوگے اگر تم کسی نالائق صحبت سے کہ جس سے تمہاری روح کو ضرر ہو اور حتی الامکان اپنی اُسی سے دست بردار نہ ہو سکو تو اُس وقت روح کی صلاح پر عمل کرو جو فرماتا ہے کہ اپنے کانوں میں کانٹوں کی باڑ لگا۔ ان جو شخص ایسی صحبت میں بیٹھا ہو اور وہاں سے اُٹھنے کا قابو نہ لگ سکے تو اپنے کانوں پر کانٹوں کی باڑ لگاوے تاکہ فحش کلمے اُس کے کان میں نہ پڑیں اور خبر نہ ہو کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں اور اُنکی طرف سے منہ پھیرے تاکہ انہیں بھی ثبوت گذرے کہ فحش گفتگو سے اسے نفرت ہے۔ برہنہ تصویر و نگار دیکھنا بھی گناہ ہے۔ ایسی تصویریں اپنے مکان میں نہ رکھی جاویں اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو بری کتابوں کے پڑھنے سے ڈانٹنا فرض ہے۔ کیونکہ بری کتابوں کے دیکھنے سے لڑکوں کا دل پھر جاتا ہے اور نیک راہ کو چھوڑ کر بد راہ پر چلنے کو زور مارتے ہیں۔ اور اُن کے برے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور عبادت کا شوق جاتا رہتا ہے۔ انکو دینی کتابوں کے پڑھنے پر تاکید سے لگاؤ۔ اور جوان لڑکے اور لڑکیوں کو ایک ساتھ نہ رہنے دو۔ اگرچہ اولیا کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ اولیا بھی بشریت سے خالی نہیں اسواسطے کہ جبتک انسان کے



دم میں دم ہے خیال باطل دلمیں آتا ہے مثل مشہور ہے کہ آگ اور پھونس میں بَیر ہے۔ اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو بدنمونہ مت دو وہ ماں باپ نالائق ہیں جو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے دوزخ میں ڈالنے پر مستعد ہیں۔ اِس لئے ہر ایک شخص پر لازم ہے کہ اپنے لڑکوں کو میلے اور تماشے اور نالائق صحبت سے روکا کریں۔ کیونکہ ناچ اور رنگ میں مشغول رہنے سے خدا کی عبادت کا مطلق خیال نہیں رہتا بلکہ انسان سے حیوان ہو جاتا ہے عشق فاسق کا کرنا کبیرہ گناہ ہے ایسے لوگوں کو گناہ کے جال سے خلاصی پانا ازحد مشکل ہے کم ہیں جو اس دام سے مخلصی پاتے ہیں پہلے پہلے آپسمیں پاک نیت کا خیال رکھتے ہیں رفتہ رفتہ جب دونوں کا دل ایک ہو جاتا ہے تب اُنکے دل میں نفسانی خواہش پیدا ہونے سے محبت جوش کرتی ہے اور وہ گناہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میرے دل میں بری خواہش نہیں ہے۔ ہاں بے شک ابتدا میں شیطان برے خیالوں کی صلاح نہیں دیتا۔ لیکن جب محبت بیخ پکڑ جاتی ہے تب تمکو نابینا کر دیتی اور تم جان بوجھ کر دیوانے ہو جاتے ہو اور محبت کی بے ہوشی کے عالم میں اپنے ننگ و ناموس کو برباد اور تباہ کر کے خدا کی مہر سے محروم رہتے ہو ؛

چونکہ بیان مذکورہ میں دو قسم کے گناہ کا ذکر کیا گیا ہے ایک وہ گناہ ہے جس سے آدمی کی روح ہلاک ہو جاتی ہے یہہ گناہ وہ ہے جس کا بیان حزقی ایل نبی کی کتاب کے اٹھارہ باب کی چوتھی آیت میں ہوا ہے۔ ایسے گناہ کو کبیرہ گناہ کہتے ہیں دوسری قسم گناہ کی وہ ہے جس کا ذکر امثال کے ۲۴ باب کی ۱۶ - ت میں کیا گیا ہے۔ {کہ صادق آدمی سات بار گرتا ہے اور پھر اٹھتا ہے .... }۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بعض گناہ ایسے ہیں کہ آسانی سے معاف ہو سکتے ہیں اور جس سے وقوع میں آویں وہ صادق بھی رہتا ہے ایسے گناہوں کا نام صغیرہ گناہ رکھا گیا ہے۔ بعض لوگ چھوٹے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہہ کوئی بڑا گناہ نہیں ہے۔ یہہ خیال تو ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ چھوٹی آگ بڑی آگ۔ ہاں بیشک ایک چنگاری سے تو ہمکو کم ضرر پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم بے پروائی کریں اور اُس چنگاری پر رکھہ ڈالکر اُسکو نہ دبادیں تو ممکن ہے کہ اُس ذراسی آگ کی چنگاری سے ایک گھر جلجاوے۔ بلکہ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے شہر کے شہر جل گئے ہیں۔ ایسے ہی اگر ہم صغیرہ گناہوں سے پرہیز نہ کرینگے تو آہستہ آہستہ وہ کبیرہ گناہ ہو کر روح کو ہلاک کر دینگے لہٰذا ہمپر فرض ہے کہ ہر وقت اپنی پاک زندگی گذارنے کا قصد ہمارا مصمم رہے۔ اور کسی وقت ہم بے خبر نہ ہو دیں۔ جیسے لکھا ہے کہ کمر تمہاری کسی رہے اور دیا تمہارا جلتا رہے ؛

راقم

عبدالرحیم از مقام بیاس مینڈیکل مشن

پنجاب میں چرچ مشن کا نیا انتظام

اِس سے پیشتر چرچ مشنری سوسائٹی کا جو انتظام رہا ہے اس کے دو حصے تھے۔

اول۔ کانفرنس۔ کانفرنس میں سوائے ایک دو ہندوستانی صاحبوں کے سب ولایتی مشنری تھے۔ اور وہ اپنی مرضی سے مشن کا انتظام کیا کرتے تھے۔

دوئم۔ چرچ کونسل۔ منشا اِس کونسل کا یہہ تھا۔ کہ پنجاب کی کل کلیسیاؤں کا پاسٹرل کام اِس کونسل کے متعلق ہو۔ شروع میں تو اِس کونسل کا تسلط کل پنجاب میں تھا پر بعد میں کم ہوتے ہوتے صرف تین علاقوں تک محدود ہو گیا کتنے ہی سالوں سے سوسائٹی کے بزرگ مشنری صاحبان کی یہہ صلاح تھی کہ مشن کا انتظام ایسے طور پر کیا جاوے جس میں انگریز اور دیسی کارندوں کو برابر اختیارات دیئے جاویں قومیت کا فرق مٹ جاوے۔

بہت برسوں کی سوچ بچار اور دعا کے بعد آخرکار بزرگوں کی یہہ خواہش بر آئی ہے۔

ولایتی سوسائٹی کی منظوری سے آخر کار کل پنجاب کشمیر مغربی سرحدی صوبہ اور سندہ کا انتظام اِس طرح پر کیا گیا ہے کہ کل مشنری علاقہ (متعلقہ لاہور ڈیوسیس) چھہ حصوں میں تقسیم ہو۔

۱۔ ہمالیہ کا علاقہ۔ جس میں شملہ اور کوٹ گڑہ شامل ہیں۔

۲۔ امرتسر کا علاقہ۔ جس میں امرتسر۔ اجنالہ۔ بھڑوال ترن تارن۔ بٹالہ۔ کانگڑہ اور نارووال شامل ہیں۔

۳۔ لاہور کا علاقہ۔ جسمیں لاہور۔ کلارک آباد۔ ملتان۔ جھنگ بار اور شاہ پور کا ضلع شامل ہیں۔

۴۔ کشمیر۔

۵۔ صوبہ سرحدی۔ جسمیں ڈیرہ غازی خان بھی شامل ہے۔

۶۔ سندہ۔ جسمیں کوئٹہ بھی شامل ہے۔

یہہ انتظام کیا گیا ہے کہ کل انگریز مشنری صاحبان۔ ڈاکٹر صاحبان لے میں۔ کل دیسی پادری۔ ایسے اشخاص جنکے پاس کواسی چارج ہے۔ اور کلیسیاؤں کے قائم مقام۔ اپنے اپنے علاقہ کی کونسل کے ممبر ہیں۔

ہر ایک علاقہ میں سال بسال ڈسٹرکٹ کونسل ہوا کریگی۔ (اب کے سال شروع کرنے کے واسطے کل پنجاب کی ڈسٹرکٹ کونسلیں لاہور میں ہو گئیں اور انکا اجلاس ۲۲ نومبر سے ۲۵ تک ہوا) ؛

ڈسٹرکٹ کونسل کے فرائض یہہ ہیں۔

۱۔ پاسٹریٹ کمیٹیوں سے چندہ وصول کرنا۔ اور سنٹرل مشن کونسل سے امداد حاصل کرنا۔ کل روپیہ جو ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس جمع ہو۔ اِس کے خرچ کا انتظام کرنا۔

۲۔ اپنے علاقہ کے کیٹی کسٹوں اور ریڈروں کو ان خواہش کے مطابق تبدیل کرنا جو سنٹر کونسل مرتب کرے۔ اگر کسی دوسرے علاقہ میں تبدیل کرنا ہو تو سنٹرل کونسل کے پاس اِس امر کی درخواست کیجاویگی ؛

۳۔ اپنے علاقہ کے کارندوں سے رپورٹ طلب کرنا ؛

۴۔ ہر سال ماہ نومبر میں آیندہ سال کیواسطے بجٹ تیار کرنا۔ روپیہ کو زیادہ کرنا یا خرچ کو کم کرنا ؛

۵۔ اِس امر کا تصفیہ کرنا کہ کونسی کلیسیا کس پاسٹریٹ میں

شامل کیجاوے ؛

۶- پاسٹریٹ کمیٹیوں کی رائے کو سنٹرل کونسل کے پیش کرنا کہ کون اشخاص کس پاسٹریٹ میں مقرر کئے جاویں ؛

۷- ان اشخاص کو سنٹرل کونسل کے پیش کرنا جو بشپ صاحب سے تقرر پاویں ؛

۸- سکولوں کا انتظام اور امتحان کرنا ؛

۹- اپنے ممبروں میں سے سال بسال ڈیلیگیٹ مقرر کرنا جو سنٹرل کونسل میں جاویں۔

۱۰- اپنے علاقہ میں اشاعت کے کام کا انتظام کرنا ؛

۱۱- جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کا انتظام کرنا۔

ڈسٹرکٹ کونسلوں کے اوپر ایک اور کونسل ہوگی۔ اسکا نام سنٹرل مشن کونسل ہوگا ؛

جناب بشپ صاحب اس کے پریذیڈنٹ ہوں گے وائس پریذیڈنٹ سکرٹری۔ کارسپانڈنٹ کمیٹی کے کل ممبر ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ۱۵ ڈیلیگیٹ اس کونسل کے ممبر ہونگے ؛

سنٹرل کونسل کا اختیار کل ڈسٹرکٹ کونسلوں کے اوپر ہوگا۔ سب سے زیادہ ضروری عہدہ جو اس انتظام میں رکھا گیا ہے وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے پریزیڈنٹ کا ہے پریزیڈنٹ صاحب نہ صرف کونسل کے اجلاس کے وقت پریزیڈنٹ ہونگے۔ بلکہ ہر ایک کام جو ڈسٹرکٹ کونسل کے متعلق ہوگا اس کے سپرنٹنڈنٹ ہونگے۔ انکا فرض ہوگا کہ

(۱) سال میں ایک بار ہر ایک جماعت کو دیکھیں ؛

(۲) کونسل کے اجلاس میں ہر ایک جماعت کی بابت رپورٹ دیویں ؛

(۳) حسابوں کی پڑتال کریں ؛

(۴) ہر ایک چرچ کمیٹی کی کتابوں کا ملاحظہ کریں ؛

(۵) پاسٹروں اور پاسٹریٹ کمیٹیوں کو صلاح دیں۔

(۶) جو فیصلہ جات سنٹرل کونسل کے ہوں انکی تعمیل کرادیں ؛

اس انتظام سے موجودہ حالت کی بہ نسبت جبکہ صرف ایک ہی سکرٹری صاحب کل پنجاب کا انتظام کر رہے ہیں گویا چھ سکرٹری صاحب کام کرینگے ؛

امید ہے کہ اب پنجاب وغیرہ میں مشن کا انتظام پہلے سے خوب اچھی طرح چلیگا ؛

ایک بات بہت ضروری ہے یہہ کہ ہر ایک ڈسٹرکٹ کونسل کے پریذیڈنٹ جو ہوں وہ بڑے ہی تجربہ کار ہوں۔ آزمودہ کار۔ بزرگ۔ باپ کی طرح مہربان۔ نیک سلوک کرنے والے۔

جوان یا ناتجربہ کار نہ ہوں۔ اگر ڈسٹرکٹ کونسلوں نے کسی جوان یا ناتجربہ کار کو چن لیا۔ تو پھر مشنوں کا سارا انتظام بگڑ جاویگا کیونکہ سارا انتظام پریذیڈنٹ ہی پر موقوف ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کام آگے سے بھی بگڑ جاوے ؛

الراقــــــم

پورٹ آرتھر

وفات

بابو پیارے لال صاحب جو کہ دھوپ پور ضلع گورداسپور میں خداوند کا کام کرتے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہ کر ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو ۸ بجے شام کے اس جہان سے چلدیئے۔ ہم ان کے والدین اور دیگر رشتہ داروں سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا انکو تسلی دیوے۔ فقط

آپکا تابعدار

ولسن مسیح واعظ از شاہکوٹ

غلط نامہ

اخبار مورخہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ سطر اول بجائے سیالکوٹ کے کوہ سیاٹو۔

دوسرا پیرا سطر چار بجائے اور آجاوینگے کے اور آگے جاوینگے۔

راقم آسی۔ داس۔ از ریاست بلاسپور۔

کرسچن اینڈیور

دسمبر ۵- ہماری عمر کے وہ سال جن میں عادتیں پک جاتی ہیں واعظ ۱۲: ۱- ۱۔

دسمبر ۶- تربیت کرنا امثال ۲۲: ۱- ۶ -

" ۷- خداوند کے دن کو پاک کرکے رکھنا۔ لوقا ۱۳: ۱۰- ۱۷۔

" ۸- اپنی خودی سے انکار کرنا۔ اعمال ۲: ۲۹- ۳۹ -

" ۹- فیصلہ کرنا۔ اعمال ۲۴: ۲۴- ۲۷ -

" ۱۰- خدا پرستی ۱ تمتھیس ۴: ۱۲- ۱۷ -

" ۱۱- اتوار بری عادتوں کو کیونکر چھوڑنا اور نیک عادتوں کو کیونکر اختیار کرنا۔ رومیوں ۱۲: ۹- ۱۵ -

ہمارے دوست اکثر ہماری اصلی عادتوں سے واقف نہیں ہیں۔ دل کے اکثر خیالوں کو وہ جانتے نہیں ہر شیخ بخوبی جانتا ہے۔ اگر وہ ایک پورا دن ہمارے ساتھ رہے اور ہمارے سارے فعلوں اور خیالوں کو دیکھتا رہے تو کیا وہ خوش ہوگا یا ناراض ہوگا۔ اس سے پتہ لگ جائیگا کہ ہم جسم کے مطابق یا روح کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں کہ نہیں۔ اگر غور کرنے کے بعد ہمیں معلوم ہو جائے کہ بہت باتوں میں ہم سے روح القدس کے حکم کے خلاف چل رہے ہیں تو ضرور سوچنا چاہئے کہ ان عادتوں سے ہم کس طرح چھٹکارا پائیں جو روح کو رنج پہنچاتی ہیں۔

اس مجلس کے لئے ہر ممبر خاص تیاری کرکے آوے۔ ان سوالوں کے جواب سوچ کر مجلس میں آئے (۱) کونسی بری عادتیں ہیں جنکا شک ہے کہ ہم میں پائی جاتی ہیں۔ (۲) کونسی عادتیں ہیں جنکا چھوڑنا زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ (۳) بری عادتوں سے بچنے کا کیا اچھا طریقہ ہے؟ اس سوال میں صرف تجربہ کی بات کرنی چاہئے۔ جس نے کسی خاص طریقہ سے کسی بری عادت پر فتح پائی ہے وہی بتا سکتا ہے کہ یہہ طریقہ مفید ہے خیالی باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک اور سوال ہے جسکا جواب ہر ایک کو اپنے دل میں دینا چاہئے یعنی یہہ کونسی

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم پہلا)

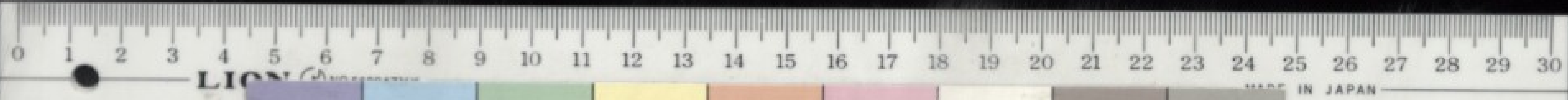
اور آسمان کے پرندوں اور سب جانداروں پر جو زمین پر چلتے ہیں سرداری کرو اور خدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے" اور واعظ کے ۷ باب ۲۹ آیت میں مرقوم ہے کہ "دیکھو میں نے یہہ پایا کہ خدا نے انسان کو خالص بنایا پر وے بہت بناوٹیں نکالتے ہیں" اور نیز اعمال ۱۷ باب ۲۹ آیت میں مذکور ہے کہ "ہم خدا کے نسل ہیں" اب ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ انسان اپنی پیدائش میں پاک و صاف ہے پس گناہ کو اُس کی سرشت میں ہرگز دخل نہیں ہے اور نہ وہ شر پر مجبول ہے لہذا اُن حکما کا قول جو کہتے ہیں کہ انسان شر پر مجبول ہے سراسر لوچ اور بےمعنی ہے اگر ہم اس قول یا اس رائے کو تسلیم کریں تو خداوند جو کہ تمام دنیا کا بانی اور علت العلل ہے سخت الزام عائد ہوتا ہے جس کے رفع محال در محال ہے کیونکہ اس صورت میں خدا کا قصور ہے نہ انسان کا کیونکہ انسان اُس صانع قدیم کی قدرت کے ایک نمونہ اور صنعت ہے پس اگر انسان کی پیدائش میں کچھ نقصان ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بنانے والے کا قصور ہے نہ انسان نہ انسان کا اور اگر اسمیں کمالیت ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ کاریگر کا کمال ہے نہ انسان کا ؛

مثلاً مرچ کی تلخی اور آم کی کھٹائی یہہ دونوں صفتیں جو ہیں ان دونوں کے ذم یا مدح پر دلالت نہیں کرتی ہے کیونکہ یہہ دو صفتیں ذاتی ہیں نہ کسبی یہی حال انسان کا ہے پس کبھی ہو نہیں سکتا کہ انسان کی پیدائش میں شر مرکوز ہو یا انسان شر پر مجبول ہو میری رائے تو یہہ ہے اور فی الحقیقت یہی ہے کہ گناہ ایک امر کسبی ہے اور اس کو ایک امر ذاتی یا سرشتی قرار دینا گویا کہ اُس قادر بیچون پر عیب لگانا ہے حالانکہ اُس ذات پاک نے اپنے کلام میں صریحاً اطلاع کر دی ہے کہ انسان کی سرشت لوث گناہ سے مبرا ہے اور وہ میری صورت پر ہے پس کیونکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان پیدائشی طور پر گنہگار ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ بات تو یوں ہے کہ انسان آدم نے پیدا ہونے کے بعد گناہ کا اکتساب کیا اور گنہگار ہوا کہ ہم تک اُسنے گناہ کے سلسلے کو پہنچا دیا پس اس گناہ کو ہم گناہ موروثی کہتے ہیں اور اس گناہ سے کوئی فرد بشر خالی نہیں ہے اور اس موروثی گناہ کی بابت توریت اور انجیل شریف سے صاف پتا لگتا ہے اور یہہ الہامی کتاب گواہی دیتی ہے کہ بیشک تمام انسان آدم سے لیکر آج تک گناہ موروثی میں مبتلا ہیں چنانچہ زبور ۱۴۳/۲

باقی اوسط درجہ کے ہیں کہ بسبب مجالست اخیار خیر و بمصاحبت اشرار شریر ہوتے ہیں بعض حکیم جالینوس کی اس دلیل کے خلاف کرتے ہیں کیونکہ بحسب قوانین فلسفی افراد انسانی کے لئے بدایت زمانی نہیں ہے پس اس تقدیر پر جائز ہے کہ ہر ایک فرد کی شرارت غیر سے ہو اس طور سے کہ ایسے فرد پر منتہی نہ ہو سکے جو شریر بالذات ہو لیکن اس دلیل میں بھی تسلسل مرکوز ہے مگر یہہ تسلسل تسلسل امور معدات جیسا ہے جو کہ حکما کے نزدیک باطل نہیں بلکہ واقع ہے علی ہذا القیاس شق الثانی میں بھی ہو سکتا ہے کہ عروض خیر غیر سے ہو ؛

لیکن بو علی شفا میں لکھتے ہیں کہ حق تو یہہ ہے کہ بسبب طوفانات جو قرانات عظمی میں واقع ہوتی ہیں یا کہ بسبب انطباق منطقتین یا قریب الانطباق ہونا دونوں دایرہ مذکورہ کا یا بسبب انتقال اوج حضیض وغیرہ کے مواضع زمین جو کہ صلاحیت عمارت رکھتی ہیں اور حیوانات متنفسہ کے مسکن ہو سکتی ہیں وہ بقاع معدل النہار کے قریب ہیں اس صورت میں عرض معین پانی میں ڈوب جاتا ہے پس اس حالت میں زمین کے دو حصے بنجاتے ہیں اول معمور اور ثانی کثیف کہ عمارت کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے کیونکہ خط استوا سے دور ہے اور اس جگہ میں برودت زیادہ ہوتی ہے اور حیوانات تعیش نہیں کر سکتے ہیں اس تقدیر پر حیوانات و نباتات تباہ ہو جاتی ہیں اور بعد تباہ و فاسد ہونیکے تتولد پیدا ہوتی ہیں نہ توالد کیونکہ حدوث تولد کی امتناع میں کوئی برہان نہیں ہیں کیونکہ اکثر حیوانات کو ہم مشاہدہ سے دیکھتے ہیں کہ تولد سے اور توالد سے بھی پیدا ہوتے ہیں جیسے سانپ کہ انسان کے بال سے اور بچھو انجیر اور بادروج سے اور چوہا مدر اور ضفدع مطر سے حادث ہوتے ہیں۔

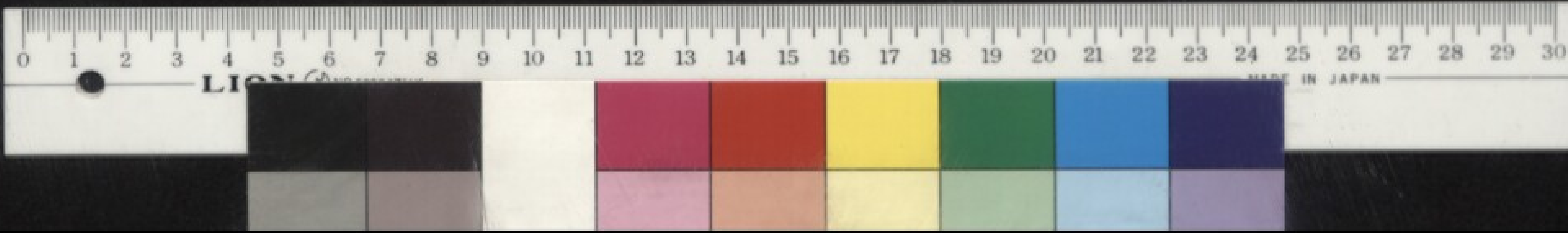
شیخ صاحب کی دلیل کا خلاصہ یہہ ہے بعد حدوث کے شریر یا خیر جو ہوں ضرور بالطبع ہوں گے کیونکہ کوئی دلیل واں موجود نہیں ہے کہ کسب خیر و شر اس سے کرے پس یہی حال ہے انسان تولدی کا کہ جس وقت وہ پیدا ہو جاوے یا شریر بالطبع ہوگا یا خیر بالطبع ہوگا اور اس کے بعد شیخ الرئیس انسان تولدی کی دلیل پیش کر کے ثابت کرتے ہیں کہ انسان کے لئے بدایت زمانی ہے لہذا حکیم جالینوس کی یہہ دلیل کہ بعض بالطبع خیر و بعض بالطبع شریر و بعض قابل

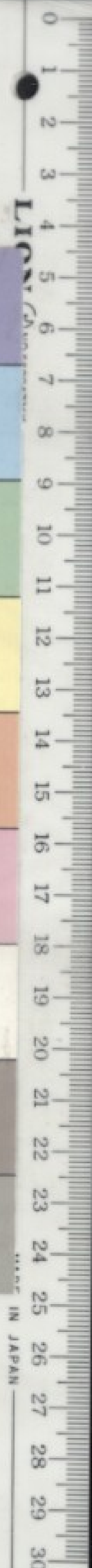


طرفین میں بنا بر قول شیخ جمع صورت بہم پہنچاتی ہیں کیونکہ ہدایت زمانی انسان کے لئے ثابت ہو جاتی ہیں اور تسلسل باطل ہوتا ہے۔ لیکن شیخ کا قول مفید جزم و یقین کے نہیں ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ جالینوس کے قول میں بھی آثار امتناعیت ظاہر ہے اور مناقشہ کو مجال ہے اور محقق طوسی اور دوسرے حکما متاخرین کہتے ہیں کہ کوئی خلق نہ طبعی ہے اور نہ خلاف طبیعت کے ہے وہ اسی اس دلیل کو منطقی پیرایہ میں ظاہر کرتے ہیں کہ ہر خلق قابل تغیر است۔ و ہیچ قابل تغیر طبعی نیست پس ہیچ خلق طبعی نیست نتیجہ، مقدمہ اول کی دلیل میں فرماتے ہیں کہ ہم مشاہدہ سے دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اخیار و اشرار کی مجالست و مصاحبت میں فضائل و رذائل کا کسب کرتے ہیں جیسا کہ ڈگیں اور غلاموں کے احوال سے معلوم ہوتا ہے کہ تادیب و تعلیم کو ان میں بہت ہی بڑا اثر ہے بحسب قابلیت ہر ایک ان میں سے کچھ نہ کچھ سہلاً و شاقاً حاصل کرتے ہیں اور اگر اخلاق قابل زوال کے نہیں ہے تو قوت تمیز و رویت بیفائدہ و تادیب و سیاست لا حاصل اور عبث ہے علاوہ بریں بطلان شرائع و دیانات لازم آتا ہے۔ اور مقدمہ ثانی کی دلیل میں فرماتے ہیں کہ ایک اذا اخذت شمعۃ بعینہا و شکلتہا باشکال مختلفۃ بان جعلتہا تارۃ کرۃ و تارۃ مکعبا و تارۃ اسطوانۃ مثلاً فالجسم الطبعی باق بعینہ قد تغیرت کمیۃ الساریۃ فی جہاتہ تغیرات شتی۔ واذا اخذت ماء بعینہ فجعلتہ تارۃ فی کوز و تارۃ فی قصعۃ و تارۃ فی اناء آخر فالماء و جسمہ الطبعی باق بعینہ و قد تغیرت کمیۃ الساریۃ فی جہاتہ علی حسب تبدل ظروفہ و غیر المتبدل غیر المتبدل فالجسم الطبعی غیر الجسم التعلیمی انتہی۔

ترجمہ۔ اگر تو تھوڑا سا موم لیکر اور اسکو مختلف شکلیں بناوے یعنی کبھی اُس کو کرہ اور کبھی اُس کو مکعب اور کبھی اُسکو اسطوانہ بناوے پس جسم طبعی بلا تغیر بعینہ باقی رہیگا بلکہ کم ساریہ جو جہتوں میں ساری ہے یعنی جسم تعلیمی بدل جائیگا اسی طرح اگر تم پانی کو لیکر کبھی کوزہ میں اور کبھی پیالہ میں اور کبھی اور ظرف میں ڈالو پس پانی جو جسم طبعی ہے بعینہ باقی رہیگا بلکہ کم ساریہ جو جہتوں میں ساری ہے یعنی جسم تعلیمی بدل جائیگا اُس کے ظروف کے تغیر کے بنا پر پس جو چیز کہ تبدل ہے غیر ہے اُس چیز سے کہ جو غیر متبدل ہے پس ثابت ہوا کہ جسم طبعی غیر ہے جسم تعلیمی سے" میں نے جو

براہان مذکورہ الصدر کو یہاں درج کیا ہے محض اس غرض سے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اشیاء طبعی تغیر و تبدل سے محفوظ ہیں پس چونکہ گناہ بھی انسان کی طبیعت میں ہو کے طبعی بنا ہے لہذا آدم سے موجود ہو کے ہماری ذات میں مرکوز و محفوظ ہے اور مولانا مولوی جلال الدین صاحب متاخرین کی اس منطقی دلیل کو رد کر کے فرماتے ہیں کہ مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض اخلاق متغیر ہیں اور بعض ہرگز تبدل نہیں ہو سکتی ہیں خصوصاً کمالات قوت نظری مثل حدس و تحفظ و حسن تعقل وغیرہ کہ اکثر اشخاص حتی المقدور سعی و کوشش کرتے ہیں کہ اُن سے حفظ اشعار میں مگر کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں پس بمجرد اس دلیل کے کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی خلق طبعی نہیں ہے اور سب اخلاق قابل زوال ہیں۔ اب ہر ایک فطن لبیب جس کا دل بانوار معرفت و تعرف حقیقت اشیاء سے مجلیٰ و منور ہے سمجھ سکتا ہے کہ حکماء متبحرین کے نزدیک بھی انسان گنہگار ہے اور گناہ اُس کی طبیعت میں اور اُس کی طبیعت گناہ کی طرف مائل ہے جیسا کہ انکے اقوال و براہین سے معلوم و مفہوم ہوتا ہے اور یاد رہے کہ ان حکماء میں سے اکثر محمدی ہیں جنکی شہرت و اشتہار کالشمس فی النصف النہار ہیں اور یہ سب کے سب انسان کے گنہگار ہونے کے قائل ہیں لہذا میں نے اول انہیں کے اقوال سے استدلال کیا ہے تاکہ محمدیوں پر حجت تمام ہو جاوے یہاں تک حکما وغیرہ کے دلائل و براہین وغیرہ کا ذکر ہو چکا ہے گناہ کی بابت میں اب چاہتا ہوں کہ کتب مقدسہ سے یعنی توریت و انجیل شریف سے بھی اُن آیتوں کو پیش کروں کہ جنمیں انسان کے گنہگار ہونے کا اور عاصی بالطبع ہونے کا ذکر ہے۔ انسان کی پیدائش اور اُس کے پہلے کے احوال کے بیان میں کلام الٰہی سے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ انسان اپنی پیدائش میں لوث گناہ سے مبرا ہے چنانچہ پیدائش کے ۱/۲۶ و ۲۷ و ۲۸ میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں کہ وہ سمندر کی مچھلی پر اور آسمان کے پرندوں پر اور چارپایوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں اور خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اسکو پیدا کیا نر و ناری انکو پیدا کیا اور خدا نے انکو برکت دی اور خدا نے اُنسے کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور اسکو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں





بقیہ صفحہ ۸

بری عادتیں ہیں جنسے میں نے رہائی پائی ہے۔ اور اس سوال کے جواب دیتے وقت ہر شخص اُس آیت کو یاد رکھے۔ وہ جو اپنے آپکو کھڑا ہوا سمجھتا ہے خبردار رہے کہ گر نہ جائے کوئی کبھی خیال نہ کرے کہ اب مجھے احتیاط کی ضرورت نہیں میں بہت تندرست اور زور آور ہو گیا ہوں ہمارے زور میں خطرا ہے۔ ہماری کمزوری میں مسیح کی طاقت کامل ہوتی ہے۔

کلام اللہ کی تلاوت

ہم سب مانتے ہیں کہ روز خدا کا کلام پڑھنا چاہئے اور دعا مانگنی چاہئے اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اس نیک کام کے لئے سب سے اچھا وقت فجر کا وقت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ کئی دفعہ وہ بھی جو صبح ہی کلام اللہ کے پڑھنے اور دعا مانگنے کے ذریعہ خدا سے ملاقات کرنی چاہتا ہے تاہم دنیا کے کاروبار میں مصروف ہو کر اُس ضروری کام کو فراموش کر دیتے ہیں بہت لوگوں کے واسطے عہد باندھنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں بڑی خوشی سے ناظرین کی توجہ ایک عہد نامہ پر دلاتا ہوں جو انگلینڈ سے ان دنوں میں آیا ہے۔ سرے پر یہ مندرج ہے۔ بائیبل پڑھنے اور دعا مانگنے کا عہد۔ بعد اس کے مندرجہ ذیل اقرار ہیں۔ قوت کے لئے خداوند یسوع مسیح پر بھروسہ رکھکر میں اُس سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہر صبح کم از کم بیس منٹ بائیبل پڑھنے اور دعا مانگنے میں صرف کرونگا بشرطیکہ کسی ایسے سبب سے روکا نہ جاؤں جسکو میں دیانتداری سے اپنے مالک کے سامنے پیش کر سکوں۔ اِس فقرے کے نیچے دستخط کی جگہ ہے۔ یہ سارا عہد نامہ دو دفعہ درج ہے دو دفعہ درج کرنے سے یہ مراد ہے کہ کاغذ کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا دستخط کرنے والے کے پاس رہے اور دوسرا ٹکڑا معہ دستخط کے اُس صاحب کے پاس بھیجا جائے جسکا نام کاغذ کی پشت پر چھاپا ہوا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ پرچے مفت ملسکتے ہیں۔ اگر کوئی کرسچن انڈیلو کا شریک لینا چاہئے تو پادری سکاٹ صاحب ڈسکہ یا مس ایمبلٹن صاحبہ خانقاہ ڈوگراں سے منگا سکتا ہے۔ اگلے ہفتہ میں ان پرچوں کا اور بھی ذکر کرنے کی امید رکھتا ہوں۔

ٹی۔ گریم بیلی وزیر آباد

متفرق واقعات اور ذکر

امریکہ میں ایک شخص نے تجربہ کیا ہے کہ اگر لکڑی کے کوئلہ کو باریک پیس کر لکڑی کے بکس میں بھریں۔ اور اُس میں تازے پھل مثل سیب وغیرہ کے رکھیں۔ تو وہ عرصے تک خراب نہیں ہوتے۔ پھولوں کے گلدستے بھی اس ترکیب سے تازہ رہ سکتے ہیں کہ اُن کے گملوں میں پسا ہوا کوئلہ اس قدر بھر دیں۔ کہ گلدستے کا چوتھائی حصہ کوئلوں میں دب جائے اور پھر اُس میں اتنا پانی ڈالیں کہ کم از کم ایک انچ پانی کوئلے کے اوپر آجائے۔

جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر گروماٹر کی رائے ہے جو تجربہ پر مبنی ہے کہ جس شخص کے سر کے بال گرتے ہوں اُس کے سر پر وہ روشنی ڈالی جائے جسے آئرن الیکٹرو لائٹ کہتے ہیں اس روشنی کی شعاعیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اس قدر نفع دیتی ہیں کہ بال گرنا بند ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس میں سے بنفشی اور نیلے رنگ کی نفع بخش شعاعیں نکلتی ہیں۔

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ ترکی یا قرنا بجانے سے انسان کا جسم سڈول اور خوب صورت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے پھیپھڑوں کو نفع پہنچتا ہے اور سینہ۔ چھاتی شانہ وغیرہ کشادہ ہو جاتے ہیں۔ پہلے صاف ہوا میں سانس لینا چاہئے پھر دونوں پیروں کو جما کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اور ٹھوڑی اوپر کو اُٹھانی چاہئے۔ اس کے بعد ترکی یا قرنا بجانا چاہئے۔

چہرہ یا گردن پر چھیبے اور چھیاں دھوپ سے ہو جاتی ہیں اُن کا علاج لوکسائڈ آف ہائڈروجن ہے۔ اس دوا کو روئی سے اُن پر لگایا جاتا ہے۔ دوسرا علاج لیمن کا دودھ ہے جس میں کپڑے کی گدی بھگو کر رات بھر اُن کے اوپر باندھنے سے نفع ہوتا ہے۔ عرق گلاب اور عرق لیموں لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے۔ اگر دھبے اور چھیاں سردی سے ہو جائیں تو اِس عرق میں کیو ابعلو کریات بھی ملانا چاہئے جس کے اجزا یہ ہیں۔ بائی کلورائڈ آف مرکری ۲ گرین۔ عرق گلاب ۲ اونس اور عرق سینزل ۲ اونس۔ اگر دھبے اور چھیاں خرابی جگر یا کمی دوران خون کے باعث پیدا ہو جائیں تو مسہل اور خصوصاً عرق لیمو استعمال کرنا چاہئے یا صبح اُٹھتے ہی ایک گلاس گرم پانی میں چار کا ایک ٹیبل سپون فاسفیٹ آف سوڈا ملا کر پینا چاہئے۔

جاپان میں درخت کی چھال سے کئی قسم کے کاغذ بنائے جاتے ہیں۔ ایک کاغذ جو نہایت باریک ہوتا ہے دکانوں اور کوٹھوں میں شیشہ کی جگہ لگایا جاتا ہے اور اُس پر پانی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اُس کی برساتی بنائی جاتی ہے۔ ایک اور قسم کا کاغذ بنایا جاتا ہے جس سے کھانا یا کھانے کی چیزوں کے رکھنے کے بوریاں اور تھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور اُن میں کیڑے سوراخ نہیں کر سکتے۔ ایک نہایت لچکدار کاغذ بنایا جاتا ہے جس سے سگرٹ پینے کی منہ نالیں بنائی جاتی ہیں

ڈاکٹر سینٹ جکربی شوڈل کی رائے ہے کہ ریڑھ میں ایک خاص مقام پر زخمی پیدا ہونے سے بدہضمی اور درد شقیقہ کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اُس مقام پر پلاسٹر لگانے سے مریض کی شکایت ہو جاتی ہے۔

ایک انجنیئر نے اُس کثیف پانی کو جو کلوں میں سے خارج ہوتا ہے اور جس میں تیل یا چربی یا لعاب وغیرہ مل جاتی ہے صاف کرنے کا طریقہ نکالا ہے وہ اُس پانی کو فلٹروں میں جن میں ریت اور بلوط کی لکڑی کے برادہ کی تہ لگی ہوتی ہیں تھارتا ہے فی گھنٹہ ... گیلن پانی۔

روشنی کی تازہ زندگی بخشنے کی عجیب طاقت حال ہی لاریم کی چاندی کے کانوں میں دیکھی گئی ہے۔ دو ہزار برس کی چھوڑی ہوئی کان میں کسی دھات کے میل کے نیچے پوست کے بیج پائے گئے۔ دھات کا میل ہٹانے پر تھوڑی سی دیر میں تمام جگہ پوست کے پودوں سے سرسبز ہو گئی اور یہ بیج ۲ ہزار برس

کی مدت کے بعد بغیر ہوا یا پانی کے صرف روشنی ہی سے ہی پیدا ہو گئے۔

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

ویدوں کی دیوتا پرستی	۸۰ صفحہ	۳ پائی
وشنوں کے دس اوتار	۱۲۸ "	/۲
تیرتھ	۲۴ "	۲ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۲۰ "	/۳
ویدوں کی الٰہیت وماہیت	۱۶ "	/۲
تاریخ طاعون	۴۲ "	/۶
چھوٹی دیوی کی خیرات	۱۶ "	/۲
انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر	۱۴۰ "	۴ر
انگلستان کی مختصر تاریخ "	۹۴ "	/۱
جاپان "	۹۲ "	/۲ ۶ پائی
سیر ہندوستان "	۱۵۲ "	/۶
شریف بیبیاں "	۹۸ "	/۲ ۶ پائی
ریشیوں کا آبائی وطن	۵۰ "	/۱
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات	۳۴ "	۴ر
صفائی کی ضرورت	۱۶ "	۳ پائی
آئندہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے	۶۶ "	/۱
بچوں کی پرورش	۱۶ "	۳ پائی
مہارانی وکٹوریہ۔ رنگین تصاویر	۲۰ "	/۲
قدیم رومیوں کا تذکرہ باتصویر	۱۰۸ "	/۱
پرستش حیوانات	۱۶ "	۳ پائی
حکایات باتصویر۔ بچوں کے لئے	۴۴ "	۴ر
کشف الحقائق مسیحی دین کے عقلی ثبوت	۲۹۱ "	/۸
مسیح کی تعلیم	۲۱۹	۴ر
معذرت نامہ سقراط۔ جسمیں حکیم سقراط اور فلسفۂ یونان کا حال بھی درج ہے ...		/۸
رومۃ الکبریٰ کی آتشزدگی۔ قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول۔ ۱۸۰ صفحہ		/۶

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

ضرورت

ہمکو ایک فیمیل کمپونڈر کی ضرورت ہے یا ایسی مستورات کی جو کمپونڈری کا کام کرنا چاہتی ہیں۔ چاہیے کہ وہ مسیس ڈیوڈ لیڈی ڈاکٹر سے خط کتابت کریں۔

المشتہر مسیس ڈیوڈ لیڈی ڈاکٹر فیمیل وکٹوریہ میڈیکل ہال کٹرہ نہریاں دہلی۔

ضرورت

انگلو ورنیکلر مڈل سکول کے لئے ایک انٹرنس پاس تجربہ کار مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ بیس روپیہ ماہوار دیجاوے گی۔ نیز ورنیکلر پرائمری سکول کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو ورنیکلر زبانوں سے بخوبی واقف ہو تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار دیجاویگی۔ درخواستیں معہ نقول سندات ذیل کے پتہ پر کریں۔

راقم

پادری جے ایف۔ ہیمبرٹن صاحب سی ایم۔ ایس علیگڈھ

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دی جاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے پنشن نہیں دیتا ہر مسیحی ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہیے کہ منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر لیگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہیں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ معہ ضمیمہ ...

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " " "

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
چوتھائی کالم	ۓ	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عـہ
پورا کالم	عہ	عـہ	سـہ
پورا صفحہ	ـہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ

" " معہ محصول عـہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ... دا ملی کے اہتمام سے چھپا